بسم اللہ الرحمن الرحیم

بفیضِ روحانی: محبوب الاولیا الحاج الشاہ محمد حمید الرحمن قادری رحمۃ اللہ علیہ

ششش تکبیرِ عیدِ واجب

مصنف

تاجدار ترہت علامہ محمد عبد الرحمن محبّی قادری رحمۃ اللہ علیہ
(ولادت: ۱۲۷۲ھ/۱۸۵۶ء وفات: ۱۳۵۱ھ/۱۹۳۲ء)

﴿تخریج وتسہیل﴾

مولانا عبد العلام مصباحی

ناشر

محبّی اکیڈمی پوکھر ٹولہ، بسفی، مدھوبنی (بہار)

جملہ حقوق بحق محبّی اکیڈمی مدھوبنی محفوظ ہیں

نام کتاب : شش تکبیر عید واجب
تصنیف : تاجدار ترہت علامہ محمد عبدالرحمٰن محبّی قادری رحمۃ اللہ علیہ
تخریج وتسہیل : مولانا عبدالعلام مصباحی
اشاعت اوّل : ۱۳۱۷ھ/۱۸۹۹ء
اشاعت دوم : ۱۴۴۷ھ مطابق 2025ء ۱۵۰۰/ سالہ جشن ولادت صلی اللہ علیہ وسلم
کمپوزنگ : محمد عالم گیر مصباحی (گریڈیہہ)
صفحات : ۳۲ تعداد: ۱۱۰۰
ناشر : محبّی اکیڈمی، پوکھر ٹولہ، بسفی، مدھوبنی، بہار
باہتمام : انجمن نور اسلام پوکھر ٹولہ، بسفی، مدھوبنی، بہار
ای میل : anjumannooreislam1@gmail.com
ویب سائٹ : www.anjumannooreislam.com

Published by
MOHIBBA ACADEMY
AT POKHARTOLA (BISFI) PO BHERWA
DIST MADHUBANI -847304 BIHAR INDIA
MOB: 9430866584/9113426815
muhibbaacademy@gmail.com

اشاعتِ اوّل: ۱۳۲۸ھ/۱۹۱۱ء اشاعتِ دوم:

فہرست

نمبر شمار	مضامین	صفحہ نمبر
۱	شرف انتساب	4
2	عرض انجم	5
3	تاجدار ترہت	6
4	قدیم سرورق	10
5	اصل کتاب	12
6		
7		
8		
9		
10		
11		
12		
13		

عرضِ انتساب

عارف حق آگاہ کشاف وقت مجذوب کامل محب سرکار مجبی مست بادۂ الست حاجی **نعمت علی عرف خاکی بابا** رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ وفات 13/شعبان المعظم 1350ھ جن کا مولد موضع ددری سیتامڑھی جن کا مسکن پنڈول بزرگ سیتامڑھی اور جن کا مدفن و مزار مہنار شریف ضلع ویشالی بنا جس عارف حق کی صحبت و معیت نے شہزادۂ سرکار مجبی جلالۃ العلم علامہ **محمد ولی الرحمن علیمی** کشف و کرامت کی وادی کا ولی کامل بنا دیا تھا ایسی مبارک ذات کی طرف منسوب کرتا ہوں۔

گر قبول افتد زہے عزو شرف

نیاز مند

اسیر مجبی انجم مصباحی

اشاعتِ اوّل: ۱۳۲۸ھ/۱۹۱۱ء
اشاعتِ دوم:

سان دل

نحمدہ ونصلی ونسلم علی حبیبہ الکریم

امابعد! تاجدار ترہٹ محب اعلی حضرت فقیہ اسلام علامہ محمد عبدالرحمن محبی قادری رحمۃ اللہ تعالی علیہ کے رسائل وکتب میں ایک نام شش تکبیر عیدواجب کا آتا ہے یہ رسالہ بھی تعلیمات وہابیہ افکار وہابیہ کے رد میں لکھا گیا ہے رسالہ کو پڑھنے والا سرکار محبی قادری کی علمی وفکری اور تحقیقی گہرائی کا معترف ہوئے بغیر نہیں رہ سکتا وہابیت نجدیت کی شرانگیزی اور فتنہ پروری آج بھی باقی ہے اس لئے مناسب تھا کہ اس طرح کے رسائل وکتب کی ترتیب جدید اور تسہیل تخریج کے ساتھ اشاعت کر کے اہل علم وتحقیق تک پہنچایا جاسکے۔ رسالہ شش تکبیر عیدواجب اسی فکر کی ایک کڑی ہے۔

خدا بھلا کرے فاضل نوجوان ماہر درسیات حضرت مولانا عبدالعلام مصباحی زید مجدہ کا کہ انہوں نے میری گزارش کو قبول کر کے اس رسالہ ترتیب وتخریج اور تسہیل کا کام بڑی عرق ریزی کے ساتھ انجام دیا اللہ پاک مولانا موصوف کو علمی وفکر صلاحیتوں کے ساتھ عمر طویل بخشے آمین

مولانا عبدالعلام مصباحی کی آبائی بستی صمد اٹولہ اسلامیہ بینی پٹی مدھوبنی سے بھی سرکار محبیؒ وخانوادے سرکار محبیؒ کا بڑا گہر رشتہ تھا مولانا محسن القادری صاحب کے گھر میں بوسیدہ کتب میں سرکار محبیؒ کا تین فتویٰ قلمی نسخہ میں اور دو تین رسالہ بھی دستیاب ہوا ہے۔

(نوٹ) قارئین کو کتاب میں اگر کہیں کوئی کمی یا غلطی ملے تو براہ کرم آگاہ کیجئے تاکہ آئندہ طباعت میں اس کی اصلاح کی جاسکے۔

فقط

تاجدار ترہت سرکار محدّث قدس سرہ

از: مولانا عبدالعلام مصباحی

استاذ دارالعلوم فدائیہ سمرقندیہ شہر دربھنگہ

اللہ تعالیٰ نے انسان کو اشرف المخلوقات بنایا، اور اس کی ہدایت ورہنمائی کے لئے پیغمبروں کو بھیجتا رہا یہاں تک کہ خاتم الانبیاء رسول محتشم ﷺ پر یہ سلسلہ ختم ہو گیا۔ مگر انسان کے لئے ہدایت ورہنمائی کی ضرورت اور اہمیت باقی رہی، اس اللہ تعالیٰ نے علماء، صلحا، اور اتقیاء کا سلسلہ برقرار رکھا، جو قیامت تک اس فریضہ کو ہر زمان و مکان میں انجام دیتے ہیں اور دیتے رہیں گے، علمائے امت شریعت حقہ سے افراد امت کو آگاہ کرتے ہیں۔

انہیں علمائے امت میں سے تاجدار ترہت، قاطع نجدیت، عارف باللہ، مناظر اسلام و سنت، فقیہ اسلام علامہ مفتی محمد عبدالرحمن المعروف بہ سرکار محدّث قدس سرہ کی ذات ستودہ صفات بھی گزری ہے۔

آپ کی ولادت 1272ھ اور وفات 1351 ھ کو ہوئی

مگر اسی سالہ زندگی میں آپ نے اتری بہار کے اندر دین و سنیت اور طریقت کے جو کارہائے نمایاں انجام دیا وہ اپنے آپ میں ممتاز اور بے مثال ہے۔

شعار اسلام کو متزلزل کرنے کی نامسعود کوششیں کیں تو بروقت سرکار محدثی قدس سرہ نے ان فتنوں کا دندان شکن جواب دیا اور ترہت کی قوم مسلم کے ایمان، عقائد و نظریات کو صیقل اور جلا بخشا۔ اور فتنہ وہابیت و نجدیت کی بیخ کنی کے لئے پوری قوت کے ساتھ جدو جہد کی، وعظ و نصیحت تحریر و تقریر اور مناظرہ وغیرہ کے ذریعہ اس کی خوب سرکوبی کی اور درجنوں کتاب ورسالے لکھ کر اس کی کمر توڑ دی۔

سرکار محدثی قدس سرہ ان لوگوں میں سے تھے جنہوں نے کئی وجہوں سے دنیا کو متاثر کیا، آپ کی فقہی بصیرت کو مجھ جیسا مبتدی عالم کیوں کر متعیّن کر سکتا ہے، جن کے علم و فضل کے اعتراف میں اعلحضرت قدس سرہ جیسی قدآور علمی شخصیت نے بھی آپ کی شخصیت اور فقاہت کے حوالے سے کہا ہے کہ سرکار محجی قدس سرہ بہار کے ضلع مظفر پور موضع پوکھریرا کے ایک بڑے عالم اور فقیہ ہیں۔

سرکار محدثی قدس سرہ نے ایک استفتاء (عید کی نماز میں چھ تکبیریں ہے یا بارہ) کے جواب میں نہ صرف یہ کہ مسئلہ کا حل فقہ حنفی کی روشنی میں پیش کیا بلکہ ضرورت پڑنے پر اپنے دعوی پر دلیل صحائے ستہ سے پیش کیا، جس سے سائل وہابی، نجدی مفتی کے غلط فتوی سے نہ صرف بے زار ہوا بلکہ آپ کا گرویدہ ہو کر فقہ حنفی کا پکا پیرو کار بھی بن گیا۔ اور عوام کے مابین جو ایک شورش پیدا کر رکھا تھا وہ بھی ختم ہو گئی۔

آپ نے اس رسالہ "شش تکبیر عید واجب" میں نو سیکھا مفتی کے فتوی کی نہ صرف گرفت کی بلکہ صحیح فتوی کی نشاندہی کے لئے مدعی کے ہی حوالے سے درست مسئلہ کی رہنمائی کی، اور اپنے دعوی (عید میں چھ ہی زائد تکبیر واجب ہے) کو فقہ کی

کثرت ہے اگر حوالوں کے درمیان سے ان کی مختصر دل پذیر شرح نکال دی جائے تو بس حوالے ہی حوالے دیکھنے کو ملیں گے اصل عربی فارسی عبارات کے ساتھ ترجمے بھی مذکور ہیں۔ جس سے آپ کے علم فقہ میں دقت نظر کے علاوہ استحضار علمی کا ذہن ملتا ہے، عید میں چھ ہی تکبیر واجب اس حوالے سے اس رسالہ میں مندرجہ ذیل حوالے موجود ہیں۔ شرح وقایہ حاشیہ عمدۃ الرعایہ، کتاب الآثار، سنن ابی داؤد، ابن ماجہ، ترمذی: مصنف عبد الرزاق، قدوری، کنزفارسی وغیرہ، ان حوالے اور دلائل کو دیکھ کر یہ معلوم ہوتا ہے کہ سرکار محدّثی قدس سرہ نہ صرف ایک عظیم مفسر، محدث اور مرشد کامل تھے بلکہ ایک کہنہ مشق فقیہ اور شیر اہل سنت بھی تھے۔

میں نے اس کتاب میں نئے سرے سے حوالہ جات، دقیق الفاظ کی توضیحات وتشریحات عبارات کو حرکات وسکنات سے مزین کرنے کو لازم جانا ہے۔

میں خاص طور پر مشفق گرامی وقار نبیرۂ سرکار محدّثی علامہ ریحان رضا انجم مصباحی کا ممنوع ومشکور ہوں کہ خود اس کے اہل ہوتے ہوئے بھی مجھ ناچیز کو اس رسالہ پر کچھ کام کرنے کا موقع عنایت کیا، ویسے تو علامہ ریحان انجم مصباحی نے حضرت سرکار محدّثی کی قدس سرہ کی تصنیفات کی نشرواشاعت کا عزم مصمم کر رکھا ہے اور اس کے لئے عملی کوشش بھی شروع کر چکے ہیں بحمدہ تعالی مختصر عرصہ میں سرکار محدّثی کے درجنوں رسالے شائع کر چکے ہیں، سب سے خوشی کی بات یہ ہے کہ سرکار محدّثی بھی قدس سرہ ایک گراں قدر قلمی خزانہ ترجمہ قرآن بزبان فارسی جواب تک شائع نہیں ہوسکا اس پر بڑی تیزی سے کام چل رہا ہے۔ اللہ تعالی اپنے حبیب مکرم علیہ الصلوۃ والتسلیم کے توسط سے علامہ ریحان انجم مصباحی حفظہ اللہ کے

سے عوام و خواص کو سیرابی بخشتے رہیں۔ آمین بجاہ سید المرسلین صلی اللہ تعالی علیہ وسلم

وماتوفیقی الاباللہ

از عبدالعلام مصباحی مدرس خانقاہ سمرقندیہ

دربھنگہ بہار

ان اللہ یحب المحسنین

تالیف لطیف وحسب فرمائش عامل باعمل فاضل افضل

شش تکبیر عید واجب

۱۳۲۸ھ

عارف باللہ متوکل علی اللہ مناظر طلیق اللسان فصیح البیان

صف شکن وہابیان نجدیان مولانا ابو الولی محمد عبد الرحمن محجتی فیوضاتہم

باہتمام نور احمد مالک مطبع محمدی تیغ لکھنؤ محلہ نوابگنج

طبع شد

ماہ اگست

اشاعتِ اوّل:۱۳۲۸ھ/۱۹۱۱ء

اشاعتِ دوم:

إِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ

شش تکبیر عید واجب

۱۳۲۸ھ

تالیف لطیف وحسب فرمائش عامل باعمل، فاضل افضل، عارف باللہ، متوکل علی اللہ، مناظر طلیق اللسان، فصیح البیان، صف شکن وہابیان ونجدیان مولانا ابوالولی محمد عبد الرحمن محشّٰی مدفیوضاتھم

باہتمام نور احمد مالک مطبع محمد تیغ بہادر لکھنؤ محلہ نواب گنج

طبع شد

ماہ اگست 1911ء

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان عظام اس مسئلہ میں کہ ایک شخص صوبہ بہار کے شہر آرہ سے پڑھ کر آیا۔ وہ کہتا ہے کہ عید کی نماز میں بارہ تکبیر ہے چھ تکبیر نہیں۔ اور کہتا ہے کہ علامہ عبدالحیٗ صاحب رحمۃ اللہ علیہ لکھنوی (جو شرح وقایہ کے محشی ہیں) نے بھی چھ تکبیر کو غیر واجب لکھا ہے۔ اس لئے عرض ہے کہ جو کچھ صحیح اور درست ہو وہ تشفی بخش شرعی ثبوت کے ساتھ کتب فقہ اور حدیث مصطفی ﷺ کے حوالہ سے جواب مرحمت فرمائیں، بینوا و توجروا!

المستفتی، عبادت حسین از بریول ضلع دربھنگہ بتاریخ 20/ شوال المکرم 1328ھ

الجواب

رب زدنی علما : بسم الله الرحمن الرحیم

اللہ کی حمد اور نبی پر صلاۃ و سلام کے بعد خادم الفقراء ابوالولی محمد عبدالرحمن محشیؒ [1] پوکھریروں کہتا ہے کہ اس زمانہ پر فتن میں ایسے ایسے مفتی پیدا ہو گئے ہیں کہ جن کو کسی مسئلہ کو دلیل سے ثابت کرنا اور باریک بینی سے حل کرنا تو درکنار ایک درسی کتاب کی تشریحات و مطالب کا سمجھنا نحن، لی، عندی کے مترادف ہے۔ ہمچوں دیگراں نیست کے زہریلے شراب کے نشہ میں چور ہو کر کڑوی دارو کے پیالے کی طرح خود کو منہ کے بل گراتے ہیں، اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ، مگر یہ یاد رکھیں کہ ترہت سے اب وہ دن ختم ہو گیا جس میں شیر خان اور اس جیسے حضرات

---

1 ولادت: ۱۴ رجب ۱۲۷۲ھ بروز جمعہ موضع پوکھریرا شریف وفات: ۱۸ جمادی الاول ۱۳۵۱ھ

جاتے اور کوئی گرفت کرنے والا بھی نہ ہوتا۔ شعر

تو نہ پنداری کزیں لاف دروغ
ہرگز افتد نان تلبیت بدوغ
خوردہ بینا ندر عالم بسے
واقف انداز کاروبار ہر کسے
زیر کانند از یسار و از مین
از پئے رود قبول اندر کمیں

ترجمہ: ہرگز تو اس ڈینگ سے جھوٹ مت سمجھ کہ نان تلبیت چھاچھ ہی سے بنتی ہے۔

دنیا میں نکتہ چیں بہت ہے جو ہر ایک کے کاروبار سے واقف ہے۔

عقلمند لوگ ہیں اس کے دائیں بائیں، جس کی پیروی سے قبولیت حاصل ہوتی ہے۔

اب کوئی آرا مدرسہ سے پڑھ کر آئے یا کہیں اور سے ترہت میں انجمن نور اسلام (جسے ۱۳۰۸ھ میں سرکار محدثی نے قائم فرمایا تھا) وہی عوام الناس کیلئے معیار ہے اگر مفتیوں کے فتوی اور عالموں کی گفتگو اس پر کھری اترے تو قابل اعتبار ہے۔ ورنہ نظر اور عمل سے گرا دیئے جائیں گے یعنی عمل کے قابل نہیں۔ مفتی نے جس بے باکی سے دن دوپہر کے کامل روشنی میں عوام کو چاند دکھلانا چاہا

---

1 خلیل خان یہ ایک فرضی کردار ہے جو حماقت کی باتیں کرتا تھا۔ اور محاورہ ہے جس سے بیوقوفی کی طرف اشارہ ہوتا (نوراللغات)

رفیق بنایا؟

جس سے مفتی کی آرہ مدرسہ سے پڑھنے کی کافی لیاقت و قابلیت ظاہر ہوتی ہے۔شایداسی مدرسہ میں جہاں بکھاری (بخاری)، ترمجی (ترمزی) مسکات (مشکوۃ) کی تعلیم ہوتی ہے۔ مفتی نے بھی تعلیم وہیں سے پائی ہوگی، ورنہ ابتدائی درجہ میں پڑھائی جانے والی کتاب شرح وقایہ اور اس کے حاشیہ عمدۃ الرعایہ جو مفتی کے معتمد علیہ ہیں اس میں علامہ عبدالحئ رحمۃ اللہ علیہ کی جانب سے جو حل لکھا ہوا ہے اسے ہی دیکھ اور پڑھ لیا ہوتا تو یہ غلط فہمی کا شکار نہ ہوتا۔ مگر وہابی نئے فارغین ملاؤں کی یہ حالت ہے کہ جب یہ لوگ کسی مدرسہ میں تعلیم لینے کے لئے پہنچتے ہیں تو وہاں انہیں نیا شکار سمجھ کر بڑی آؤ بھگت کی جاتی ہے اور سال، دو سال، چار سال کے اندر اندر اٹ پٹ سٹ یعنی تیزی سے مقام مطلوبہ تک پڑھا کر کبیر داس [2] کا خیالی منتر پھونک کر، جبہ اور دستار دے کر وطن روانہ کر دیا جاتا ہے، اب ایسے فارغین کی حالت یہ ہوتی ہے کہ وہ خود کو ایک بڑا عالم تصور کر بیٹھتا ہے اور غرور و گھمنڈی کے نشے میں چور ہو کر اناپ سناپ بولنا اور لکھنا شروع کر دیتا ہے اور اپنے فتوے و مسائل کی تقویت کیلئے سند کے طور پر کسی مستند فقیہ کی عبارت کو بغیر سمجھے ہی حجت بنا لیتا ہے۔

---

1 علامہ عبدالحئ فرنگی محلی لکھنوی علیہ الرحمہ ملک ہندوستان کے ایک فقیہ اور حنفی المسلک عالم تھے ولادت ۲۶/ ذی القعدہ ۱۲۶۴ھ وفات ماہ ربیع الاول ۱۳۰۴ھ

2 کبیر داس یہ ایک سنت اور بھگت ہے جو کبیر کے نام سے جانا جاتا ہے کبیر داس اپنے دوہے کی وجہ سے کافی مشہور ہے، اسے بھگتی تحریک کا سب سے بڑا شاعر ہونے کا اعزاز حاصل ہے۔ (حوالہ: کبیر مصنف پربھاکر ماچوے مترجم سید خواجہ معین الدین صفحہ 9)

موصوف مدعی کے کمزور فتوی کا پر کاٹ کر بے کار کرتا ہوں: حَسْبِیَ اللّٰہُ وَنِعْمَ الْوَکِیْلُ نِعْمَ الْمَوْلٰی وَنِعْمَ النَّصِیْرُ

عیدین میں چھ زائد تکبیریں مفتی بہا ہیں

شرح وقایہ باب العیدین مطبوعہ مجلس برکات مبارکفور صفحہ 249/248 :

ویصلی بھم الامام رکعتین یکبر الاحرام ویثنی ثم یکبر ثلثا ویقرأ الفاتحۃ وسورۃ ثم یرکع مکبرا وفی الثانیۃ یبدأ بالقرأۃ ثم یکبر ثلاثا واخری للرکوع ویرفع یدیہ فی الزوائد۔

ترجمہ: اور امام مقتدیوں کو دو رکعت نماز پڑھائے، تکبیر تحریمہ کے لئے تکبیر کہے اور ثنا پڑھے پھر تین تکبیر کہے گا اس کے بعد سورہ فاتحہ اور کوئی سورہ پڑھ کر تکبیر کہتا ہوا رکوع کرے، پھر دوسری رکعت میں فاتحہ اور کوئی سورہ پڑھے اور تین تکبیر کہے پھر رکوع میں جانے کے لئے ایک دوسری تکبیر کہے اور تکبیر زوائد میں اپنے ہاتھ کو اٹھائے۔

یہ شرح وقایہ کی عبارت ہے جس کو میں ایک بہادر شہسوار کے ہاتھ کے کوڑے سے تعبیر کرتا ہوں۔ جس سے بے لگام اسپ وہابیت (وہابی گھوڑا) راہ راست پر آجاتا ہے۔ یعنی اصل عبارت جو شرح وقایہ میں موجود ہے اس سے اصل مسئلہ کی وضاحت ہوجاتی ہے اور معترض اسے دیکھ کر لاجواب ہوگا)۔

اب آپ جس فتوی کو اپنے بھروسہ مند علامہ عبدالحئی لکھنوی رحمۃ اللہ علیہ (متوفی ۱۳۰۴ھ) کے حاشیہ سے ثابت کیا ہے انہیں کا حاشیہ بنام عمدۃ الرعایہ شرح وقایہ میں مذکورہ بالا عبارت کے حاشیہ سے میں آپ کی ہٹ دھرمی کا علاج کرتا ہوں۔

باب العیدین شرح وقایہ صفحہ ۱۴۹/ کے عمدۃ الرعایہ کے حاشیہ نمبر۱۵/ پر تفصیل یوں درج ہے جو ناظرین کے حوالے کرتا ہوں ملاحظہ کریں۔

یکبر للاحرام حاصل ھذہ الکیفیۃ ان یکبر اولا لافتتاح الصلوۃ کسائر الصلوۃ ثم یقرأ الثناء الماثوروھو سبحانک اللھم وبحمدک وتبارک اسمک وتعالی جدک ولا الہ غیرک : ثم یکبر ثلثاوھی التکبیرات الزوائد ثم یقرأ الفاتحۃ وسورۃ ای سورۃ تشاءثم یکبر للرکوع ھذہ الرکعۃ الأولی فالتکبیرات فیھا خمس مع تکبیرۃ الاحرام والرکوع وفی الثانی یقرأ الفاتحۃ وسورۃ ثم یکبرثلثا زوائد ثم یکبر للرکوع وھذہ الکیفیۃماثورۃ عن عبداللہ بن مسعود و حذیفۃ وابی موسی اشعری اخرجہ عبد الرزاق وابن ابی شیبۃفی مصنفھما۔

ومحمد ابن الحسن فی کتاب الاثار وغیرھم واخرج ابوداؤد فی سند ان سعید و ابن العاص سال اباموسی الاشعری و حذیقۃ کیف کان رسول اللہ یکبر فی صلاۃ العیدین قال کان یکبر فی الاضحی والفطر اربع تکبیرات یکبرہ علی الجنائزوفی سندہ ضعف یسیر۔

واخرج الترمذی وابن ماجہ وغیر ھما ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کبر فی العیدبن فی الأول سبعا قبل القرآۃ وفی الأخری خمسا قبل القرأۃ وھو روایۃ عن ابن عباس و الامر فیہ

اقتدیتم اهتدیتم۔

ترجمہ: تکبیر تحریمہ اس (کیفیت کا حاصل یہ ہے کہ) پہلے تکبیر تحریمہ کہے جیسا کہ اور نماز میں کہتا ہے پھر ثناء ماثورہ پڑھے اور وہ (سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ، وَتَبَارَكَ اسْمُكَ، وَتَعَالَى جَدُّكَ، وَلَا إِلٰهَ غَيْرُكَ) پھر تین زائد تکبیر کہے۔ پھر سورہ فاتحہ پڑھے اور جو سورہ چاہے پڑھے، پھر رکوع کے لئے تکبیر کہے تو اس طرح پہلی رکعت میں پانچ تکبیریں ہوئیں تکبیر تحریمہ اور رکوع کی تکبیر ملاکر (جس میں تین تکبیر زوائد اور ایک تکبیر تحریمہ کی اور ایک تکبیر رکوع کی) اور یہ سنت طریقہ حضرت عبداللہ ابن مسعود و حضرت حذیفہ اور حضرت ابوموسی اشعری رضی اللہ عنہم سے مروی ہے جسے عبدالرزاق اور ابن ابی شیبہ نے اپنے مصنف میں لکھا ہے۔

اور محمد بن حسن نے کتاب الاثار وغیرھم میں ابوداؤد نے اپنی سنن (کتاب الصلوۃ/باب العیدین صفحہ ۱۶۳/ المکتبۃ الرشیدیۃ) میں لکھا ہے کہ حضرت سعد بن ابی وقاص نے حضرت ابوموسی اشعری اور حضرت حذیفہ سے پوچھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز عیدین میں کس طرح تکبیر کہتے تھے؟ جواب دیا کہ عیدالاضحی اور عید الفطر میں چار تکبیریں کہتے جنازہ کی تکبیر کی طرح اور اسکی سند میں ضعف ہے۔

اور ترمذی وابن ماجہ وغیرہما نے لکھا ہے کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم عید میں تکبیر کہی تو پہلی رکعت میں قرآت سے پہلے سات اور دوسری رکعت میں پانچ تکبریں۔ (ترمذی جلد ۱/ صفحہ ۷۰/ مطبوعہ مجلس برکات/ ابن ماجہ صفحہ ۹۱/ مکتبۃ ہلال دیوبند)

اختلاف صحابہ کیلئے گنجائش ہے، قولاو عملا اور کل صحابہ ستاروں کے مانند ہیں ان میں سے جن کی پیروی کروگے راہ پاؤگے۔ (مشکاۃ المصابیح جلد ۲/ صفحہ ۴۱۴)

(شرح وقایہ اور اس کے حاشیہ سے بھی یہی بات صاف طور پر سمجھ میں آتی ہے کہ عیدین کی نماز میں تکبیر زائد جو واجب ہیں وہ چھ ہی ہیں، مگر مفتی نے کس ادارہ سے تعلیم حاصل کی کہ وہ اصل عبارت اور اس پر لگے حاشیہ کو بھی اچھے سے نہ سمجھ پایا افسوس ہوتا ہے اس ادارہ کے ذمہ داروں پر کہ ان کوتاہ بین کو جبہ اور دستار دے کر علم کا مذاق اڑایا ہے۔ حالانکہ احادیث کی کتابوں میں بھی اسی چھ زائد تکبیر کے واجب ہونے کی صراحت موجود ہے۔ پھر بھی اسے تسلیم نہ کرنا اور ہٹ دھرمی کا شکار بنا کر اپنا الو سیدھا کرنے میں اڑ جانا حماقت نہیں تو اور کیا ہے؟) کیوں مفتی صاحب آپ کو لینے کے دینے پڑے یا نہیں، اس لئے کہا گیا ہے۔ شعر

نہ تم صدمے ہمیں دیتے نہ ہم فریادیوں کرتے
نہ کھلتے راز سربستہ نہ یوں رسوائیاں ہوتیں

اور خود کو منہ کی کھانی نہ پڑتی۔ اب میں آپ کے سر کو نرمی سے نہیں بلکہ حدیث رسول ﷺ کے مضبوط ثبوت سے قعر مذلت میں گراتا ہوں۔ ایک مستند، ثقہ اور جلیل القدر صحابی حضرت عبداللہ بن مسعود ہیں جن کے باہیبت جلال حق تبیان واضح ہے کہ کل نو تکبیریں ہیں جن میں ایک تکبیر تحریمہ اور دو تکبیر دونوں رکوع کی اس کے بعد چھ تکبیریں بچیں یہی چھ تکبیریں عیدین میں معمول ہیں، اور اسی پر صحابہ، تابعین، تبع تابعین اور ائمہ مجتہدین کا اجماع ہے۔ اور چار تکبیر کے بارے میں تو" فی سند ضعف" یعنی اس کی سند میں ضعف ہے اور بارہ تکبیر کے بارے میں عبارت ترمذی اور ابن ماجہ وغیرہ پیش کیا ہے جو آپ کے طائر

الصحابة قولا و عملا“ یعنی وہ ایک روایت حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے ہے اور اس میں اختلاف صحابہ کے لیے قولاً فعلاً امر واضح ہے سے کاٹ کر اسے لنجا (اپاہیچ) بنا کر بیٹھا دیا۔ اب خدا کے لئے بارہ تکبیر کا نام مت لینا۔

جسے یار سمجھا وہ اغیار نکلا

آپ کے بقول علامہ عبدالحئی رحمۃ اللہ علیہ آپ کے لئے ثابت ہوئے؟۔

امام اجل الزاھد ابوالحسن بن احمد قدوری رحمۃ اللہ علیہ نے کہا ہے۔

ویصلی الامام بالناس رکعتین یکبر فی الاولی تکبیرۃ الاحرام وثلثا بعدھا ثم یقرأ فاتحۃ الکتاب وسورۃ معھا ثم یکبر تکبیرۃ یرکع ثم یبتدأ فی الرکعۃ الثانیۃ بالقرأۃ فاذا فرغ من القرأۃ کبر ثلث تکبیرات و کبر تکبیرۃ رابعۃ یرکع بھا ویرفع یدیہ فی تکبیرات العیدین۔ (قدوری مطبع مجلس برکات مبارک پور صفحہ ــ)

ترجمہ: اور امام لوگوں کے ساتھ دو رکعت نماز پڑھے پہلی رکعت میں کہ تکبیر تحریمہ کہے اور تین زائد تکبیر بھی پھر سورہ فاتحہ اور کوئی سورہ پڑھے. اس کے بعد رکوع کی تکبیر کہے۔ پھر دوسری رکعت میں سورہ فاتحہ اور کوئی سورہ پڑھے اس کے بعد تین زائد تکبیریں کہے اور چوتھی تکبیر کہتے ہوئے رکوع کرے۔ عیدین کے تکبیر زوائد میں دونوں ہی ہاتھ کو کانوں تک اٹھائے۔

قدوری طبع خادم الاسلام دہلی صفحہ ۴۔ جوہرنیرہ طبع مجتبائی دہلی صفحہ ۹۴ر میں ایسا ہی ہے۔

از قرآت سہ تکبیر گویند، در رکعت دوم بعد از قرأت نیز سہ تکبیر گویند.

ترجمہ: عید کی نماز دو رکعت ہے۔ پہلی رکعت میں ثنا کے بعد قرآت سے پہلے تین تکبیر کہے۔ اور دوسری رکعت میں قرآت کے بعد بھی تین تکبیر کہے۔ (بحوالہ کتاب کنزفارسی صفحہ ۲۴/مصنف نصیر الدین بن محمد بن جمال المعروف کرمانی/مطبوعہ لاھور۔

کنزفارسی کی اس عبارت سے بھی یہی ثابت ہوتا ہے کہ نماز عیدین میں زائد تکبیریں چھ ہیں۔ اللہ سے خوف کھائیں اور عوام پر مہربانی کر کے اللہ کے لئے ہر کام کیجیے۔

آپ کے متکا (جس پر بھروسہ کیے) مولانا عبدالحئ قدس سرہ نے جو حدیث پیش کی ہے وہ الامام الحافظ ابی بکر عبدالرزاق بن ہمام کی سند سے بیان کی ہے وہ حدیث یہ ہے؛

حدثنا سفیان الثوری عن ابی اسحاق عن علقمه والاسودان ابن مسعود کان یکبر فی العیدین تسعا اربعا قبل القرآة ثم یکبر فیرکع وفی الثانیة یقرأ فاذافرغ کبر اربعا۔

ترجمہ :عبدالرزاق بن ہمام نے کہا حدیث بیان کی ہم سے سفیان ثوری نے وہ کہتے ہم سے بیان کی ابواسحاق نے اس نے علقمہ اور اسود سے بیان کی کہ حضرت عبداللہ ابن مسعود عیدین کی نماز میں نو تکبیریں کہا کرتے تھے چار قرآت سے پہلے اور ایک تکبیر کہتے تھے رکوع کے لئے اور دوسری رکعت میں قرآت سے فراغت کے بعد چار تکبیریں کہتے تھے۔ یعنی پہلی رکعت میں ایک تکبیر تحریمہ اور تین تکبیر عید اور ایک تکبیر رکوع کے لئے۔ اور دوسری رکعت میں تین تکبیر عید کی اور ایک

بیروت)

اور امام محمد بن شیبانی کی سند یہ ہے:

محمد قال أخبرنا ابوحنیفة عن حماد بن ابی سلیمن عن ابراهیم النخعی عن عبد الله بن مسعود انه کان قاعدا فی مسجد الکوفة ومعه حذیفة بن الایمان وابو موسی الاشعری فخرج علیهم الولید بن عقبة بن ابی محیط وهو امیر الکوفة یومئذ فقال ان غدا عید کم فکیف اصنع فقال اخبره یا اباعبدالرحمن کیف یصنع فامره عبد الله بن مسعود ان یصلی بغیر اذان ولا اقامة وان یکبر فی الاولی خمسا و فی الثانیة اربعا وان یوالی بین القرأتین وان یخطب بعد الصلوة علی المرحلته

ترجمہ: امام محمد بن شیبانی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ خبر دی ہم کو ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ نے حماد بن ابی سلیمان سے وہ ابراہیم نخعی وہ عبداللہ ابن مسعود سے کہ عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ کوفہ کی مسجد میں بیٹھے ہوئے تھے اور ان کے ساتھ حذیفہ بن یمان اور ابو موسی اشعری بھی تھے تو وہاں ولید بن عقبی بن ابی محیط رضی اللہ عنہ جو امیر کوفہ تھے آئے اور کہا کہ کل تمھاری عید ہے تو میں کیا کروں یعنی کسی طرح نماز پڑھاؤں تو حضرت حذیفہ اور حضرت ابو موسی اشعری نے حضرت عبداللہ ابن مسعود سے کہا کہ اے ابو عبدالرحمن وہ کیسے پڑھائے گا آپ ان کو بتا دیں عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے حکم دیا کہ پڑھے بغیر اذان و اقامت کے اور تکبیر کہے پہلی رکعت میں پانچ اور دوسری رکعت میں چار تکبیر اور موالات کرائے (یعنی پے

اپنی سواری پر۔ (کتاب الاثار الامام محمد المتوفی ۱۸۹ اص ۱۳/ ۳ ۲/ج المجلد الاول مطبوعہ دار النوادر بیروت)

دیکھو کتاب الاثار حضرت محی السنہ ماحی البدعۃ استاد الاستاد بخاری امام محمد علیہ رحمہ الباری طبع انوار محمدی لکھنؤ صفحہ ۴۱۔

مفتی صاحب (کتاب الآثار) کے صحیح ہونے میں کس کا کلام ہے۔ کتاب الاثار جو امام محمد بن الحسن الشیبانی کی ایک مستند کتاب ہے جس کی صحت میں کس کو کلام ہو سکتا ہے؟

اور اوپر والی حدیث کا منظر تو ملاحظہ کریں کہ جہاں صحابہ کا مجمع ہو اور امیر شہر مسئلہ پوچھے اور حذیفہ بن یمان اور ابو موسی اشعری رضی اللہ عنہما جیسے جلیل القدر صحابہ عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کو مفتی نام زد کریں اور ان کے سامنے عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ امیر شہر ولید[1] کو نماز عید کی تعلیم دیں تو یہ مسئلہ باتفاق صحابہ مفتی بہ قرار پایا ایسے حالات میں کہ امیر اسلام جو وقت کا امام اور خطیب ہو اور سارا شہر اس کی اطاعت واقتداء کرتے ہوں وہ اس مفتی (عبد اللہ بن مسعود) کے حکم پر عمل کرتا ہو۔ لہذا اب اس سے زیادہ قوی حدیث سند کے اعتبار سے اپنے مخالف کی زبان کو بند کرنے کے لئے لاناچہ معنی دارد- ذالك فضل الله يؤتيه من يشاء والله ذوالفضل العظيم.

---

1 حضرت ولید بن عقبہ بن معیط فتح مکہ کے دن ایمان لائے اور آپ خلیفہ سوم عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کے ماں شریک بھائی تھے آپ نے ہی ولید بن عقبہ کو کوفہ کا والی اور امیر بنایا تھا پھر بعد میں معزول کر دیا۔ (حوالہ الکتب وسیر أعلام النبلاء مصنف محمد بن احمد بن عثمان الذہبی)

بحیثیت بالا دارنی سے مسند عالم رہااب اس سند کو تسلیم کرنے میں سوائے جاہل گنوار ،بدباطن، فحش گواور بددین کے کسی کو کلام نہیں ہوگا۔

ہاں اگر کسی کو کلام ہو میری پیش کردہ تحقیق اور جواب پر تو میں کہتا ہوں هَاتُوا بُرْهَانَكُمْ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ

پھر میرے تیغ بے نیام تحریر کا جوہر دیکھنا (یہ جملہ سرکار محشیؒ قدس سرہ نے بطور تحدیث نعمت کہا ہے اور غیر مقلدین کی زجر و توبیخ کے واسطے اس طاقت وقوت کو یاد دلاتا ہے جو اللہ تعالی نے آپ کو عطا کی تھی۔)

رہا اختلاف شافعیہ تو نہ یہ ہم پر حجت ہے اور نہ ہی عوام کے لئے۔ اسے ہم پر بطور حجت پیش کرنا ایک دیوانہ کے برابر کے علاوہ کچھ نہیں۔ ہے (جس طرح ایک دیوانہ بربراتا رہتا ہے اور اس کی باتوں پر توجہ نہیں دی جاتی) امام شافعی کا اختلاف قابل تعظیم تو ہے مگر وہ ہم حنفیوں کے لائق عمل نہیں ہوسکتا۔

اوپر والے بیان کا خلاصہ یہ ہے کہ عیدین کی نماز میں کل زائد چھ تکبیر ہی واجب ہے ، جیسا کہ فقہائے کرام کی بیان کردہ تفصیلات سے واضح ہے جس کی وضاحت کتب فقہ حنفیہ میں پائی جاتی ہے۔ اختلافی کمزور مسائل کے ذریعہ سادہ لوح انسانوں کے ذہن وفکر کو پراگندہ کرنے کے بجائے و معتمد و مستند اور متفقہ بہ مسائل سے عوام کو روشناس کرایا جائے جو ایک مفتی کا منصبی فریضہ ہے۔

هذا ما حققناه والله تعالى اعلم وعلمه اتم وعليه توكلت واليه انيب۔ فقط

كتبه

ناظم: انجمن نور اسلام پوکھریرا، ڈاک خانہ رائے پور ضلع مظفرپور
۶/ شوال المکرم روز سہ شنبہ ۱۳۲۸ھ

اصاب من اجاب بندہ حفاظت عفی عنہ

محب اعلیٰ حضرت سرکار مجی علیہ الرحمۃ
تاریخ کے آئینے میں

از: ریحان رضا انجم مصباحی

تعارف	ماہ تاریخ	سن
ولادتِ باسعادت	۱۴/ رجب بروز جمعہ مبارکہ	۱۲۷۲ھ ۲۱/ مارچ ۱۸۵۶ء
رسم بسم اللہ خوانی والد ماجد نے کرائی	اوائل صفر	۱۲۷۶ھ
تکمیل حفظ قرآن مقدس		۱۲۷۹ھ
تکمیل تعلیم		۱۲۸۸ھ
مرشد گرامی شہزادۂ غوث اعظم سید نور الحلیم شاہ کاشغری علیہ الرحمۃ سے ملاقات و بیعت	اوائل ربیع الغوث	۱۲۹۲ھ
سرکار داتا نور الحلیم شاہ کاشغری نے اپنا خلیفہ و جانشین منتخب فرمایا	پہلی مرتبہ بارہ روز صحبت مبارک کے بعد	۱۲۹۲ھ
وصال والد ماجد استاذ الاساتذہ علامہ منیر الدین صدیقی علیہ الرحمۃ	۲۲/ رجب	۱۲۹۷ھ

اشاعتِ اوّل: ۱۳۲۸ھ/ ۱۹۱۱ء ۞۞۞ اشاعتِ دوم:

وصال والدہ ماجدہ	۹/ ذی قعدہ	۱۳۰۱ھ
عقد مسنون	۲۲/ شوال المکرّم	۱۳۰۳ھ
خلف اکبر وجانشین علامہ ولی الرحمٰن کی ولادت	۱۳/ محرم الحرام	۱۳۰۵ھ
وصال مرشد برحق سرکار داتا نور الحلیم کاشغری رحمۃ اللہ علیہ	۳/ ربیع النور	۱۳۰۶ھ
انجمن نور اسلام کا قیام	۲۳/ محرم الحرام	۱۳۰۸ھ
مدرسہ نور الہدیٰ کا قیام	۵/ شوال المکرم	۱۳۱۰ھ
سرزمین (1) پوکھریرا پر چار روزہ تاریخ ساز کانفرنس	۱۲، ۱۳، ۱۴، ۱۵ صفر المظفر	۱۳۱۸ھ
امام اہل سنّت اعلیٰ حضرت کو اسی کانفرنس میں تشریف لانا تھا نہ لاسکے۔ لیکن ایک جبہ اور خط ارسال کیا۔ حجۃ الاسلام علامہ حامد رضا خاں اپنے والد ماجد کے قائم مقام بن کر پہلی بار پوکھریرا تشریف لائے۔ ان کے علاوہ دیگر قابل ذکر علمائے کرام مندرجہ ذیل ہیں: خاتم المحدثین حضرت علامہ محدث سورتی رحمۃ اللہ علیہ حضرت علامہ عبد السلام جبل پوری رحمۃ اللہ علیہ حضرت علامہ الحاج الشاہ حمد اللہ کمال الدین پشاوری رحمۃ اللہ علیہ حضرت علامہ ابو محمد محمد دیدار علی الوری رحمۃ اللہ علیہ حضرت علامہ مولانا ہدایت اللہ رامپوری رحمۃ اللہ علیہ		

(1) اس کانفرنس کی خصوصیت یہ تھی کہ جلسہ گاہ چہار جگہ علم کی گئی علما کا اسٹیج بنا تھا، اور جس عنوان پر اول اسٹیج پر تقریر کرنی ہے وہی تقریر موصوف کو بقیہ اسٹیج پر کرنی تھی غالباً یہ صورت لاؤڈ اسپیکر نہ ہونے کے سبب متعیّن کی گئی ہو۔

پوکھریرا کے کنوئیں تالاب کا پانی ناکافی ہوگیا جس کے سبب جم غفیر کی تشنگی بجھانے کے لیے علماے اہل سنّت کی موجودگی میں شہزادۂ اعلیٰ حضرت حضور حجۃ الاسلام بریلوی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے دست مبارک سے پہلا پھاوڑا زمین پر مارا پھر ایک صاف وشفاف ایسا چشمہ جاری ہوا کہ جملہ شرکار کانفرنس کے لیے کافی ہوگیا یہ جگہ مدرسہ نور الہدی سے مغرب کی جانب دریا کی آغوش میں ہے اس جگہ کا پانی آج تک کبھی خشک نہیں ہوا۔		۱۳۱۸ھ
غیر مقلد سے تقلید کے موضوع پر مولوی محمود بالاساتھوی سے تاریخی مناظرا ہوا۔ اور مولوی محمود نے مجمع عام میں وجوب تقلید کو تسلیم کیا۔	۱۱، ۱۲ رجب	۱۳۲۰ھ
علم غیب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر مولوی عبد الوہاب دیوبندی دربھنگوی سے مناظرہ	جمادی الاول	۱۳۲۱ھ
پنج روزہ کانفرنس بمقام پوکھریرا	اواخر صفر	۱۳۲۴ھ
اس کانفرنس کا آنکھوں دیکھا حال اور سرکار محشی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمات پر ابو المساکین علامہ ضیاء الدین پیلی بھیتی نے منظوم کتاب تحریر فرمائی بنام "توضیح ملل"		۱۳۲۵ھ
وہابیوں کو مسجد سے نکالنے سے تعلق حضرت محدث سورتی رحمۃ اللہ علیہ سے استفتا فرمایا جواب آنے کے بعد اس رسالہ پر آپ نے مفید حواشی تحریر فرما کر شائع فرمایا۔	۲۸/ ذی قعدہ	۱۳۲۱ھ
"دیور بھاوج" غیر محرمات سے پردہ پوشی سے متعلق جو آیات کریمہ واحادیث مبارکہ وارد ہوئی ہیں ان سب کی تشریح و تفصیل منظوم تحریر فرمائی۔		۱۳۰۹ھ
"تمسك اقوىٰ باحاديث نبي الانبياء" دربھنگہ ضلع		

ایمان سوز تحریک سے عاجز آکر جب آپ سے فریاد کی تو آپ نے یہ کتاب دو حصوں میں تحریر فرما کر ارسال فرمایا		۱۳۲۲ھ
"تعلیم التفسیر مجبیا" آپ اپنی درس گاہ میں قرآن حکیم کی تفسیر کا جو اپنے خلف اکبر حضرت مولانا ولی الرحمٰن کی جماعت کو درس دیتے تھے، اُسے تحریری شکل میں تیار کر کے ماہنامہ تحفۂ حنفیہ میں قسط وار شائع فرمایا۔ پہلی قسط		۱۳۱۹ھ
ترجمہ نسائی شریف بنام "نور الهدیٰ في ترجمة المجتبیٰ" پوکھریرا سے شائع ہونے والا پندرہ روزہ رسالہ میں قسط وار شائع فرمایا۔		
"الجواب المستحسن في رد هفوات المرتضیٰ حسن" امام اہل سنّت سرکار اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ پر مولوی مرتضیٰ حسن دربھنگوی کے افترا سے پُر تحریر کا مسکت جواب شائع فرمایا		۱۳۲۸ھ
"ثبات بحیات حبیب المعروف بہ تحفۂ مجبی لعطا مولیٰ" علاقہ ترہت میں مولوی اشرفعلی کی آمد ہونے والی تھی جس پر ان کے متبعین نے سنیت کے خلاف خباثت سے پر ایک پوسٹر شائع کیا جس کا جواب لکھتے ہوئے اخیر میں مولوی اشرفعلی کو چیلنج مناظرہ کرتے ہوئے ایک تاریخی خط بھی تحریر فرمایا۔ (یہ کتاب بریلی شریف سے شائع ہوئی)		۱۳۴۶ھ
"چہک بلبل ناداں" معروف بہ حدیث وہابیاں محمد بن عبدالوہاب نجدی اور شاہ مسعود کی شاطرانہ سازشوں پر علمائے حق اور شاہ ترکی کی جرأت ایمانی و حقانی پر نادر و نایاب تحریر جو		

"احکام حق" ۳۵۰، صفحات پر مشتمل بصیرت افروز کتاب		۱۳۱۷ھ
"غرۂ محجلین المعروف بہ نور اسلام" حصہ اول، دوم ارکان اسلام پر عالمانہ وعارفانہ سیر حاصل تحریر		۱۳۴۶ھ
"نور الطلاب في علم الانساب" سیرت رسول اکرم ﷺ واہل بیت اطہار پر دو حصوں میں۔		۱۳۳۳ھ
"دستور السواک" مسواک کی فضیلت و مسنون طریقہ پر مشتمل۔		۱۳۱۷ھ
"شش تکبیر عید واجب" یہ بھی وہابیوں کی رد میں تحریر فرما کر شائع فرمایا۔	ماہ اگست	۱۳۲۹ھ
مکمل قرآن مقدس کا فارسی ترجمہ (قلمی نسخہ موجود ہے)		
"آل انڈیا سنی کانفرنس" صدر الافاضل رحمۃ اللہ علیہ کی تحریک پر ملک گیر پیمانے پر منعقد ہونے والی صوبۂ بہار کی پہلی کانفرنس پوکھریرا میں منعقد ہوئی۔ **جس میں مندرجہ ذیل علما خاص طور پر شریک تھے:** (۱) شہزادۂ حضور حجۃ الاسلام علامہ الحاج حامد رضا خان قادری بریلی شریف۔ (۲) محدث اعظم ہند حضرت علامہ سید محمد اشرفی کچھوچھہ مقدسہ (۳) مفسر قرآن حضرت صدر الافاضل مولانا نعیم الدین رضوی مراد آباد۔ (۴) بادۂ الست حضرت الحاج نعمت علی عرف خاکی بابا رحمۃ اللہ علیہ **مجلس منتظمہ کی کمان مندرجہ ذیل علما کے ہاتھوں میں تھی:** (۵) حضرت علامہ مولانا ولی الرحمان قادری علیمی رحمۃ اللہ علیہ (٦) حضرت علامہ مولانا شفاء الرحمٰن رحمۃ اللہ علیہ	خلف اکبر سرکار مجیٰ بھتیجہ وداماد سرکار مجیٰ	۱۳۲۴ھ

(۸) حضرت علامہ شرف الدین قادری	داماد سرکار محدّث	
سرکار محدّث کی تحریروں سے معلوم ہوا کہ آپ کے شاگردوں کی مجموعی تعداد تقریباً ۳۰۰۰ تھی۔		۱۳۴۶ھ
”نور الہدیٰ“ پندرہ روزہ رسالہ آپ کی تحریروں سے آراستہ جاری ہوتا تھا۔		۱۳۴۲ھ
وصال پُر ملال سرکار محدّث علیہ الرحمۃ والرضوان	۱۸ / جمادی الاولیٰ	۱۹ / ستمبر
نماز جنازہ خلف اکبر علامہ ولی الرحمٰن علیمی نے پڑھائی	۱۳۵۱ھ بروز پیر	۱۹۳۲ء
سرکار محدّث کے وصال کی خبر جب حضور حجۃ الاسلام رحمۃ اللہ علیہ کو بریلی شریف میں ملی تو آپ نے فوراً قرآن خوانی کا حکم فرمایا پھر بعد قرآن خوانی ایک تعزیتی محفل منعقد فرمائی جس کا اختتام آپ کی دعاؤں پر ہوا۔		۱۳۵۱ھ

شرکائے عرس چہلم:

(۱) شہزادۂ حضرت حجۃ الاسلام علامہ الحاج الشاہ محمد حامد رضا خان قادری برکاتی رحمۃ اللہ علیہ بریلی شریف

(۲) محدث اعظم ہند حضرت علامہ مولانا سید محمد اشرفی رحمۃ اللہ علیہ کچھوچھہ مقدسہ۔

(۳) فقیہ اعظم ہند حضور صدر الشریعہ حضرت علامہ مولانا مفتی امجد علی اعظمی رحمۃ اللہ علیہ مصنف بہار شریعت)

(۴) ملک العلما حضرت علامہ مولانا مفتی ظفر الدین قادری رضوی رحمۃ اللہ علیہ مصنف صحیح البہاری)

(۵) محقق عصر حضرت علامہ ضیاء الدین پیلی بھیتی۔ مدیر تحفہ حنفیہ، پٹنہ بہار۔

(۶) حضرت علامہ سید سلیمان اشرف بہاری، سابق صدر شعبہ عربی مسلم یونیورسٹی علی گڑھ

(۷) محدث بہار حضرت علامہ مولانا محدث احسان علی صاحب رضوی رحمۃ اللہ علیہ

تصنیفات محدّث کے ناشرین ومہتمین:

(۱) فقیہ اعظم ہند صدر الشریعہ علامہ امجد علی اعظمی رضوی رحمۃ اللہ علیہ۔ (مصنف بہار شریعت)

(۲) قاضی عبد الوحید فردوسی، مالک مطبع پٹنہ

(۴)ابوالساکلین حضرت علامہ مولانا ضیاء الدین رحمۃ اللہ علیہ پیلی بھیت شریف۔(مدیر ماہنامہ تحفہ حنفیہ پٹنہ)
(۵)ملک العلما حضرت علامہ مولانا ظفر الدین بہاری رضوی علیہ الرحمہ والرضوان (مصنف صحیح البہاری)
(۶)خادم عارفاں جناب عابد علی خاں صاحب (لکھنؤ)
(۷)سید فضل کریم، پٹنہ

تصنیفاتِ مجیبؒ پر تقریظات و تصدیقات لکھنے والے حضرات:

(۱)مجدد اعظم اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان قادری برکاتی علیہ الرحمۃ والرضوان۔
(۲)خاتم المحدثین حضرت علامہ مولانا وصی احمد صاحب سورتی رحمۃ اللہ علیہ
(۳)محدث کبیر علامہ شاہ رحیم بخش رضوی رحمۃ اللہ علیہ۔سابق شیخ الحدیث فیض الغربا، آرہ بہار۔
(۴)مدفن بے مثیل حضرت علامہ مولانا ابو نعمان محی الدین اعجاز حسین مجددی رحمۃ اللہ علیہ (۵)حضرت علامہ مولانا شاہ سید مقصود عالم نقش بندی رحمۃ اللہ علیہ
(۶)حضرت علامہ مولانا ابو محمد دیدار علی سنی حنفی رحمۃ اللہ علیہ ریاست الور۔
(۷)رئیس عظیم آباد حضرت علامہ مولانا قاضی محمد عبد الوحید صاحب صدیقی رحمۃ اللہ علیہ مالک و مہتمم ماہنامہ "تحفہ حنفیہ" پٹنہ و مطبع اہل سنّت پٹنہ۔
(۸)حضرت علامہ مولانا شاہ فدا احمد مجددی رحمۃ اللہ علیہ
(۹)حضرت علامہ مولانا محمد ارشد علی رحمۃ اللہ علیہ
(۱۰)حضرت علامہ مولانا عنایت اللہ خان صاحب رحمۃ اللہ علیہ ولد جناب حبیب اللہ خان صاحب رحمۃ اللہ علیہ
(۱۱)حضرت علامہ مولانا امانت اللہ رحمۃ اللہ علیہ
(۱۲)حضرت علامہ مولانا ہدایت اللہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ رامپور
(۱۳)عاشق اولیا جناب شاہ محمد حسین صاحب رمز حاجی پوری رحمۃ اللہ علیہ

☆☆☆

فہرست تصنیفات سرکار مجبی

ترتیب: اسیر مجبی ریحان رضا انجم مصباحی

نمبر شمار	اسمائے کتب
۱	نور الایمان في ترجمة القرآن (بزبان فارسی قلمی نسخہ)
2	تعلیم التفسیر مجبی — المعروف تفسیر مجبی — اُردو
3	نور الاحادیث
4	غرّہ محجلین — المعروف نور اسلام — حصہ اول
۵	غرّہ محجلین — المعروف نور اسلام — حصہ دوم
۶	نور الطلاب في علم الانساب المعروف — فضائل نام ونسب اول
۷	نور الطلاب في علم الانساب المعروف — فضائل نام ونسب دوم
۸	تمسك اقوی باحادیث النبی الانبیاء
۱۰	تعلیماتِ مرغوب مجبی — فارسی/اردو
۱۱	الحبل القوی لهدایة الغوی

١٢	نور الهدیٰ في ترجمة المجتبیٰ المعروف ــــ عظمت امام اعظم
١٣	چهک بلبل ناداں ــــ المعروف حدیث وہابیاں
١٤	دیور بھاوج ــــ المعروف غیر محرم کا شرعی حکم
١٥	بارہ ماسہ محشّی ــــ اُردو
١٦	بارہ ماسہ ہندی
١٧	دستور السواك المعروف مسواک کے آداب و فضائل
١٨	ثبات بحیات حبیب المعروف تحفہ محبی لعطا مولیٰ
١٩	الجواب المستحسن فی رد هفوات المرتضیٰ حسن
٢٠	شش تکبیر عید واجب ــــ معتبر رسالہ
٢١	خطبہ عید الفطر ــــ معتبر و مستند
٢٢	خطبہ عید الاضحیٰ ــــ معتبر و مستند
٢٣	نور الجمعہ ــــ مسائل جواز جمعہ
٢٤	نور المغیب حصہ اول
26	نور کلید ــــ حصّہ دوم نور المغیب
27	نور الجواب
28	نور السلام ــــ وظائف میں مستند رسالہ
29	نور بخشش (مجموعہ کلام)
30	لا بری عذاب القبر

اشاعتِ اوّل: ١٣٢٨ھ/١٩١١ء
اشاعتِ دوم:

32	قند طفلاں —— حصہ اول
33	قند طفلاں —— حصہ دوم
34	شمع شبستان —— معقول جواب
35	دیوبندی کا ابطال تلمیذ
36	احکام حق
37	انفع الشواھد لمن یخرج الوھابین عن المساجد
38	موعظ حسنہ
39	ترجمہ نسائی شریف
40	الجرح
41	فروغ ہالہ المعروف نجم المیلاد (مصنفہ شہزادیٔ مجی نجم النساء)

☆☆☆